1966_1_120_127

لکھراج ستر امداس، للوانی

بنام

ڈپٹی کسٹوڈین۔کم۔مینجگ آفسر اور دیگران۔

4 مئی 1965

اے۔کے۔سارکار، ایم۔حیدایات اللہ اور وی۔راماسوامی، جسٹسز

ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ 1950، دفعہ 10(2)(b)-منیجر برائے انخلا کی دکانیں جن کا تقرر ایوا کیو پراپرٹی کے ڈپٹی کسٹوڈین نے کیا ہے-ڈپٹی کسٹڈ ین کیا بعد میں تقرری منسوخ کرسکتا ہے۔

اپیل کنندہ کو انخلا کرنے والی دو دکانوں کا مینیجر مقرر کیا گیا تھا جو انخلا کرنے والی جائیداد کے محافظ کے پاس تھیں۔یہ تقرری 1952 میں ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ 1950 کی دفعہ 10(2)(b) کے تحت کی گئی تھی۔1956 میں اپیل کنندہ کو خط Ex. p.8 کے ذریعے مطلع کیا گیا، انخلا جائیداد کے محافظ کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اسے دکانیں الاٹ کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے اور اس کے بعد دکانیں اسے فروخت کر دی جائیں گی۔یہ خط Ex.p.5 میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے احکامات پر مبنی تھا۔تاہم مذکورہ فیصلے پر عمل درآمد نہیں کیا جا سکا اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے ڈپٹی کسٹوڈین کے احکامات کی تعمیل میں Ex.p.13 اور کارروائیاں Ex. p.16 منیجر کے طور پر اپیل کنندہ کی تقرری منسوخ کر دی اور اسے دکانوں کا قبضہ حوالے کرنے کو کہا۔اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ حکم Ex. p.13 اور کارروائی p.16 کالعدم قرار دیا جائے، کہ دکانوں کا قبضہ اسے دیا جائے، اور دکانوں کی فروخت روک دی جائے۔ہائی کورٹ نے پہلی دو استدعایں منظور کیں لیکن تیسری نہیں۔دونوں فریقوں نے ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ میں اپیل کی جس نے ان تمام معاملات پر اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ دیا۔آرٹیکل 133(1)(a) کے تحت سرٹیفکیٹ کے ذریعے وہ سپریم کورٹ میں آئے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا تھا: (1) کہ اسے قانونی طور پر دکانوں کے انتظام سے نہیں ہٹایا گیا تھا کیونکہ ڈپٹی کسٹوڈین کے پاس ملاقات منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، (2) Ex.13 اور Ex.16 میں ہٹانے کا حکم کو مینیجنگ آفیسر کم ڈپٹی کسٹڈیئن آف ایوا کیو پراپرٹی نے بے گھر افراد (معاوضہ

اور بحالی) ایکٹ 1954 کے تحت بنایا تھا جس میں ایسے افسر کو منیجر کی تقرری منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا اور Ex.p.5 اور Ex.p.8 کی وجہ سے دکانیں اپیل کنندہ کو الاٹ کی گئی تھیں۔

منعقد: (i) جنرل کلازا یکٹ کا دفعہ 16 فراہم کرتا ہے کہ ختم کرنے کا اختیار تقرری کے اختیار کا ایک ضروری ملحقہ ہے اور اس کا استعمال اس اختیار کے واقعے یا نتیجے کے طور پر کیا جاتا ہے۔ 1950 کے ایکٹ کی دفعہ (b)(2)10 کے تحت کسٹوڈین کو تفویض کردہ تقرری کا اختیار کسٹوڈین کو کسی بھی مقرر کردہ شخص کو معطل یا برخاست کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ کاروباری خدشات کے حوالے سے اپیل کنندہ کے انتظام کو 1950 کے ایکٹ کی دفعہ (b)(2)10 کے ساتھ ساتھ جنرل کلازا یکٹ کی دفعہ 16 کی بنا پر ڈپٹی کسٹوڈین قانونی طور پر ختم کر سکتا ہے۔ (124F-G)۔

(ii) منیجر کے طور پر اپیل کنندہ کی تقرری کو منسوخ کرنے کے حکم کو اس بنیاد پر غلط نہیں کہا جا سکتا کہ یہ 1954 کے ایکٹ کے تحت بنایا گیا تھا۔ 1950 کے ایکٹ کو 1954 کے ایکٹ کے ذریعے منسوخ نہیں کیا گیا تھا اور یہ نافذ العمل رہا۔ 1950 کے ایکٹ کی دفعہ (b)(2)10 کے تحت ڈپٹی کسٹوڈین منیجر کی تقرری کو منسوخ کرنے کا مناسب اختیار ہے اور اس لیے منسوخی کے حکم کو درست قرار دیا جانا چاہیے۔ اصول یہ ہے کہ سرکاری ملازم کے عمل کو ایک حقیقی موجودہ اتھارٹی سے منسوب کیا جانا چاہیے جس کے تحت اس کی صداقت ہوگی بجائے اس کے کہ اس کے تحت یہ کالعدم ہو۔ (125C-E)۔

بالاکوٹیا بنام یونین آف انڈیا، (1958) ایس سی آر 1052، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(iii) یہاں تک کہ اس مفروضے پر کہ منسوخی کا حکم غیر قانونی تھا، اپیل کنندہ ہائی کورٹ سے رٹ کا حقدار نہیں تھا۔ رٹس صرف قانونی فرائض کی کارکردگی کو نافذ کرنے کے لیے جاری کیے جا سکتے ہیں، نہ کہ معاہدے کے تحت فرائض۔ اپیل کنندہ کی تقرری ایک معاہدے کے تحت تھی۔ (126A-B)۔

کمشنر انکم ٹیکس بمبئی پریذیڈنسی اور ایڈن بنام بمبئی ٹرسٹ کارپوریشن لمیٹڈ، 63 آئی اے 408 اور پی کے بنرجی بنام ایل جے سائمنڈز، اے آئی آر 1947 سی اے ایل۔ 307 کا حوالہ دیا گیا۔

(iv) Ex.5 اور Ex.8 نے اپیل کنندہ کے حق میں کوئی حتمی الاٹمنٹ نہیں کی۔ ان خطوط میں فروخت کا کوئی حتمی معاہدہ نہیں دکھایا گیا تھا۔ (127A-B)

دیوانی اپیل قانون سازی: 1963 کی دیوانی اپیل نمبر 414-416۔

1960 کے اے ایس نمبر 445 اور 484 میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 6 دسمبر 1960 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

آر مہالنگیر اور کے این کیسوائی، اپیل کنندہ کے لیے (دونوں اپیلوں میں):

جواب دہندگان کی طرف سے گوپال سنگھ، آر این سچتے اور بی آر جی کے اچار (دونوں اپیلوں میں)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

رام سوامی جسٹس۔ دو فرموں کے مالکان نے "آدم حاجی پیر محمد ایساک" "اور" حاجی ابراہیم قاسم کوچین والا" سال 1947 میں پاکستان ہجرت کر گئے تھے اور یہ دونوں کمپنیاں ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 8 کے تحت ریاست مدراس کے لیے ایوا کیو پراپرٹیز کے محافظ میں شامل ہو گئیں، جسے اس کے بعد 1950 ایکٹ کہا جاتا ہے۔ مارچ 1952 میں اپیل کنندہ کو 1950 کے ایکٹ کی دفعہ (b)(2)10 کے تحت دونوں فرموں کا منیجر مقرر کیا گیا۔ اپیل کنندہ نے مینیجر کے طور پر فرموں کے کاروبار پر قبضہ کرنے سے پہلے 20,000 روپے کی ضمانت بھی پیش کی۔ تقرری کا حکم Ex.p-1 مورخہ 6 مارچ 61952 میں کہا گیا ہے:

" کسٹڈ یئن مالابار کے ڈپٹی کسٹڈ یئن کی اس تجویز کو منظور کرتا ہے کہ کوزی کوڈ میں آدم حاجی پیر محمد اساک اور حاجی ابراہیم قاسم کوچین والا کی دونوں فرموں کا انتظام سری ایل ایس لالوانی کو اسی نظام پر مختص کیا جا سکتا ہے جواب حکومت اور پہلے بھیجے گئے دو منیجروں کے درمیان موجود ہے اور اس کی طرف سے ڈپٹی کسٹڈ یئن کے اطمینان کے لیے 20,000 روپے کی سیکیورٹی فراہم کرنے پر۔ کسٹوڈین جنرل کے خط نمبر 2811/CG/50 مورخہ 20-3-50 میں زیر غور یکسر الاٹمنٹ کا سوال مقررہ وقت پر اٹھایا جائے گا۔

9" اکتوبر 1954 کو بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954 منظور کیا گیا جسے بعد میں 1954 ایکٹ کہا جائے گا۔ 11 اپریل 1956 کو پریس میں مذکورہ بالا انخلاء کی جائیدادوں کی فروخت کے لیے ایک اشتہار شائع ہوا۔ اپیل کنندہ نے چیف سیٹلمنٹ کمشنر سے دونوں اداروں کی فروخت روکنے کے لیے درخواست کی۔ 25 اپریل 1956 کو مرکزی حکومت نے ایک آرڈر Ex.p-5 بنایا۔ جس میں کہا گیا ہے:

" مجھے یہ بتانے کی ہدایت کی گئی ہے کہ یہ اصولی طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا انخلا کے خدشات آپ کو الاٹ کیے جائیں گے۔ الاٹمنٹ کی شرائط آپ کو الگ سے بتائی جائیں گی۔ دریں اثنا، آپ ان خدشات کے لیے ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ کے سیکشن (b)(2)10 کے لحاظ سے کسٹوڈین منیجر کے طور پر کام کرتے رہیں گے، جسے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے رول 34 کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

21 جون 1956 کو ایک اور خط p-8 اپیل کنندہ کو ایوا کیو پراپرٹیز کے محافظ نے لکھا تھا جس میں کہا

گیا ہے:

"ڈپٹی کسٹڈ یئن کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ انخلا کرنے والے دونوں افراد کے خدشات ہیں۔ , کوژی کوڈ کے آدم حاجی پیر محمد ایساک اور حاجی ابراہیم قاسم کو چین والا کی کمپنیاں موجودہ منیجر شری ایل ایس لالوانی کو الاٹ کی جاتی ہیں اور بالآخر انہیں فروخت کردی جاتی ہیں۔انہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ جب تک زیر بحث اداروں کی الاٹمنٹ کے شرائط وضوابط کا سوال طے نہیں ہوجاتا، تب تک شری لالوانی ان اداروں کے لیے کسٹوڈین منیجر کے طور پر کام کرتے رہیں گے، جو کہ ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کی دفعہ (b)(2)10 کے ساتھ ساتھ اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے اصول 34 کے مطابق ہے۔ڈپٹی کسٹڈ یئن سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خدشات کی حوالگی کی ہر سال کی بیلنس شیٹ تیار کرنے کے بعد کاروباری خدشات کا مناسب اندازہ لگائیں، خدشات کا جائزہ لیں، ڈپٹی کسٹڈ یئن کو خدشات کے دیگر اثاثوں اور واجبات اور ان کی نیک نیتی وغیرہ کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ان کے تبصرے اور تجاویز سے بھی آگاہ کیا جانا چاہیے کہ اگر شری لالوانی کو فروخت کیا جائے تو ان خدشات کی قیمت کیسے اور کس آسان قسطوں سے حاصل کی جائے۔

سودا طے نہیں ہوا اور 25 مارچ 1958 کو پریس میں فرموں کے کاروبار کی عوامی نیلامی کے بارے میں ایک اشتہار تھا۔اپیل کنندہ نے ضلع کلکٹر کو عوامی نیلامی کے ذریعے فرموں کے کاروبار کو فروخت کرنے سے روکنے کے لیے ایک رٹ کی منظوری کے لیے کیرالہ کی ہائی کورٹ کا رخ کیا۔درخواست کی اجازت دی گئی اور 25 جون 1959 کو کیرالہ ہائی کورٹ نے ضلع کلکٹر کو چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے مناسب حکم کے بغیر دونوں فرموں کے کاروبار کی جائیدادیں فروخت نہ کرنے کی ہدایت کی۔ہائی کورٹ کا فیصلہ اس بنیاد پر مبنی ہے کہ 1954 کے ایکٹ کے تحت چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے جائیدادوں کی فروخت کا کوئی حکم نہیں تھا اور اس طرح کے حکم کی عدم موجودگی میں جائیدادوں کی فروخت نہیں ہوسکتی۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا حکم بعد میں 15 ستمبر 1959 کو دیا گیا تھا۔اس حکم کے مطابق اپیل کنندہ کا انتظام ختم کردیا گیا اور کاروبار کا قبضہ ڈپٹی کسٹڈ ین نے سنبھال لیا- جواب دہندہ نمبر۔1 آرڈر-Ex. P-13-تاریخ 18 دسمبر 1959 میں کہا گیا ہے:

"شری ایل ایس لالوانی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آدم حاجی پیر محمد کے کاروباری اداروں کے منیجر کے طور پر ان کی خدمات۔ایساک اور حاجی ابراہیم کسام، کوچین والا، کوزی کوڈ میں، فوری اثر سے ختم کردیے گئے ہیں۔اسے احاطے اور اسٹاک ان ٹریڈ، اکاؤنٹس بک اور کاروبار کے دیگر اثاثوں بشمول فرنیچر وغیرہ کا فوری

قبضہ حوالے کرنے کی ضرورت ہے۔"

اپیل کنندہ نے کیرالہ کی ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی-او۔ پی۔ نمبر۔151438 دسمبر 1959 کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے (1) سرٹیریری کی رٹ کی منظوری کے لیے۔P-13 -اور 18 دسمبر 1959 کی کارروائی Ex.P-16، (2) جواب دہندگان کو این او ایس کی ہدایت کرنے والی مینڈمس کی ایک رٹ۔ 1 اور 2 دو کاروباری اداروں کا قبضہ بشمول احاطے، اسٹاک ان ٹریڈ، تمام ریکارڈ وغیرہ اپیل کنندہ کے حوالے کرنا، اور (3) مینڈمس کی رٹ یا جواب دہندگان کو این او ایس کی ہدایت کرنے والی مناسب رٹ یا آرڈر۔ 1 سے 3 تک عوامی نیلامی کے ذریعے فروخت نہ کرنا یا بصورت دیگر انخلا کرنے والے دونوں کے کاروباری خدشات۔ ایس ویلو پلئی، جے نے 8 جون 1960 کے اپنے حکم کے ذریعے اپیل گزار کو رٹ منظور کی جیسا کہ استدعا (1) اور (2) میں درخواست کی گئی تھی لیکن جواب دہندگان کو عوامی نیلامی کے ذریعے کاروبار فروخت کرنے سے روکنے کے لیے مینڈمس کی رٹ کے لیے استدعا (3) سے انکار کر دیا۔ سنگل جج کے حکم کے خلاف مدعا علیہان نے اے ایس نمبر 445 آف 1960 پر اپیل دائر کی ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے سامنے۔ اپیل کنندہ نے اے ایس نمبر 445 آف 1960 کی اپیل کو بھی ترجیح دی۔ جو سنگل جج کے حکم کے خلاف جو تیسری راحت سے انکار کے حوالے سے تھا۔ 6 دسمبر 1960 کے فیصلے کے ذریعے ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے اپیل اے ایس نمبر 445 آف 1960 کو مسترد کر دیا جو اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کیا گیا لیکن اپیل اے ایس نمبر 484 آف 1960 کی اجازت دی گئی ک جواب دہندگان کی طرف سے دائر کیا گیا۔ موجودہ اپیلیں اپیل گزار کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 133(1)(a) کے تحت دیے گئے کیرالہ ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ کے ذریعے لائی جاتی ہیں۔

اس معاملے میں پیدا ہونے والا پہلا سوال یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ کو مدعا علیہ نمبر کے حکم سے کاروبار کے انتظام سے قانونی طور پر ہٹا دیا گیا تھا۔ 1 تاریخ 18 دسمبر 1959۔Ex. P-13 اور Ex.P16 اپیل کنندہ کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 10(2)(b) کے تحت کسٹوڈین کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ انخلا کرنے والے کے کسی بھی کاروبار کو انجام دینے کے لیے انخلا کی جائیداد کے لیے منیجر مقرر کر سکتا ہے اور ایکٹ کے ذریعے کسٹوڈین کو اس طرح مقرر کردہ منیجر کو ہٹانے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کی جانب سے وکیل کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ نگران Ex.P-1 کے حکم کی وجہ سے اپیل کنندہ کو انتظام کا ناقابل عمل حق دیا گیا تھا۔ مورخہ 6 مارچ 1952۔ ہماری رائے میں اس دلیل کا کوئی جواز نہیں ہے۔ 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 10(2)(b) کے تحت کسٹوڈین کو تفویض کردہ تقرری کا اختیار، مضمر طور

پر، کسٹوڈین کو کسی بھی مقرر کردہ شخص کو معطل یا برخاست کرنے کا اختیار فراہم کرتا ہے۔ جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 16 میں کہا گیا ہے:

" جہاں، کسی مرکزی ایکٹ یا ضابطے کے ذریعے، کوئی تقرری کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے، تب، جب تک کہ کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو، تقرری کرنے کا فی الحال اختیار رکھنے والے اتھارٹی کو بھی اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے خود یا کسی دوسرے اتھارٹی کے ذریعے مقرر کردہ کسی بھی شخص کو معطل یا برخاست کرنے کا اختیار ہوگا۔

یہ واضح ہے کہ کاروباری خدشات کے حوالے سے اپیل کنندہ کے انتظام کو 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 10(2)(b) کے ساتھ ساتھ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 16 کی بنا پر ڈپٹی کسٹوڈین قانونی طور پر ختم کر سکتا ہے۔ اس دفعہ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ختم کرنے کا اختیار تقرری کے اختیار کا ایک ضروری ملحقہ ہے اور اس کا استعمال اس اختیار کے واقعے یا نتیجے کے طور پر کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ ہٹانے کا حکم Ex. P13 اور Ex.P-16 کو 1954 کے ایکٹ کے تحت جنوبی ریاستوں کی انخلا جائیداد کے مینیجنگ آفیسر-کم-ڈپٹی کسٹوڈین نے بنایا تھا جس نے ایسے افسر کو مینیجر کی تقرری منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیا تھا۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ ہٹانے کا حکم 1954 کے ایکٹ کی دفعات کے نافذ ہونے کے بعد دیا گیا تھا۔ ہماری رائے میں اس دلیل کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ہم یہ فرض کریں گے کہ 1954 کے ایکٹ کے تحت مینیجنگ آفیسر مینیجر کی تقرری کو منسوخ کرنے کا مناسب اختیار نہیں ہے لیکن یہ متنازعہ نہیں ہے کہ 1950 کے ایکٹ کی دفعات کو منسوخ نہیں کیا گیا ہے اور اب بھی نافذ ہے۔ 1950 کے ایکٹ کے دفعہ 10(2)(b) کے تحت ڈپٹی کسٹوڈین مینیجر اور آرڈر Ex.P-13 اور Ex.P-16 کی تقرری کو منسوخ کرنے کا مناسب اختیار ہے، مورخہ 18 دسمبر 1959 اس لیے قانونی طور پر درست ہے۔ یہ سچ ہے کہ Ex.P-13 آرڈر۔ Ex.P-16 پر مسٹر ماتھر نے "مینیجنگ آفیسر-کم-ڈپٹی کسٹوڈین آف ایوا کیو پراپرٹی" کے طور پر دستخط کیے ہیں لیکن اپیل کنندہ کو انتظامیہ سے ہٹانے کا حکم درست ہے کیونکہ مسٹر ماتھر کے پاس 1950 کے ایکٹ کے تحت حکم دینے کی قانونی اہلیت تھی، حالانکہ اس نے اس ترتیب میں خود کو "مینیجنگ آفیسر" کے طور پر بھی بیان کیا ہے۔ یہ اچھی طرح سے قائم ہے کہ جب کوئی اتھارٹی کوئی حکم منظور کرتی ہے جو اس کی اہلیت کے اندر ہوتا ہے، تو وہ صرف اس وجہ سے ناکام نہیں ہو سکتا کہ اسے کسی غلط شق کے تحت بنایا گیا ہے اگر اسے کسی اور اصول کے تحت اس کے اختیار میں دکھایا جا سکتا ہے، اور اعتراض شدہ حکم کی صداقت کا فیصلہ اس کے مادے پر غور

کرنے پر کیا جانا چاہیے نہ کہ اس کی شکل پر۔ اصول یہ ہے کہ ہمیں ایک سرکاری ملازم کے ایکٹ کو ایک حقیقی موجودہ اتھارٹی سے منسوب کرنا چاہیے جس کے تحت اس کا جواز ہوگا بجائے اس کے کہ اس کے تحت یہ کالعدم ہو (بالا کوٹیا بنام یونین آف انڈیا دیکھیں۔) لہذا اہم مقدمے کے اس پہلو پر اپیل کنندہ کی دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

ہماری رائے میں، ڈپٹی کسٹڈیئن P-13 اور P-16 کا اپیل کنندہ کو کاروبار کے انتظام سے ہٹانے کا حکم کسی بھی غیر قانونی حیثیت سے خراب نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اس مفروضے پر بھی کہ ڈپٹی کسٹوڈین کا اپیل کنندہ کے انتظام کو ختم کرنے کا حکم غیر قانونی ہے، اپیل کنندہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مینڈمس کی نوعیت میں رٹ کی منظوری کے لیے ہائی کورٹ جانے کا حقدار نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مینڈمس کی رٹ صرف اس صورت میں دی جا سکتی ہے جہاں متعلقہ افسر پر کوئی قانونی ڈیوٹی عائد کی گئی ہو اور اس قانونی ذمہ داری کو نبھانے میں اس افسر کی طرف سے ناکامی ہو۔ رٹ کا بنیادی کام قانون کے ذریعہ مقرر کردہ عوامی فرائض کی انجام دہی پر مجبور کرنا اور ذیلی ٹریبونلز اور عوامی کاموں کو انجام دینے والے افسران کو اپنے دائرہ اختیار کی حدود میں رکھنا ہے۔ موجودہ معاملے میں، 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 10(2)(b) کے تحت محافظ کے ذریعے اپیل کنندہ کی بطور مینیجر تقرری اس کی نوعیت میں معاہدہ ہے اور اس کے اور اپیل کنندہ کے درمیان کوئی قانونی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہماری رائے میں، کسی سرکاری ملازم پر اس طرح کے سرکاری ملازم کے طور پر کیے گئے معاہدے کے تحت آنے والے کسی بھی فرض یا ذمہ داری کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ کی مشینری کے ذریعے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ کمشنر انکم ٹیکس بمبئی پریذیڈنسی اور ایڈن بنام بمبئی ٹرسٹ کارپوریشن لمیٹڈ میں دفعہ 45 کے تحت ایک درخواست دائر کی گئی تھی جس میں کمشنر کو انکم ٹیکس کی تشخیص کو الگ کرنے اور درخواست گزار کی طرف سے ادا کردہ ٹیکس ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ بمبئی ہائی کورٹ نے حکم طلب کیا لیکن بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے کو عدالتی کمیٹی نے مسترد کر دیا۔ رپورٹ کے صفحہ 427 پر عدالتی کمیٹی کا مشاہدہ ہے:

" اس سے پہلے کہ مینڈمس کسی سرکاری ملازم کو جاری کر سکے، اس لیے یہ ظاہر کیا جانا چاہیے کہ درخواست گزار کے لیے ایک فرض قانون کے ذریعے سرکاری ملازم پر عائد کیا گیا ہے تاکہ اس پر فرد جرم عائد کی جا سکے، اور آزادانہ طور پر کسی بھی فرض سے جو ملازم کے طور پر وہ ولی عہد کو اپنے پرنسپل کا مقروض ہو سکتا ہے۔"

اسی طرح کے خیال کا اظہار کلکتہ ہائی کورٹ نے پی کے بنرجی بنام ایل جے سائمنڈز میں کیا ہے۔ ہماری رائے میں، یہ معاملات اس نکتے پر صحیح قانون مرتب کرتے ہیں۔

ہم اپیل کنندہ کی جانب سے پیش کیے گئے اگلے سوال پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ ، کیا چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے اپیل کنندہ کے حق میں کاروبار کی حتمی الاٹمنٹ تھی۔اپیل کنندہ کے لیے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ Ex.P-5 کے پیش نظر مورخہ 25 اپریل 1956 کاروبار کی حتمی الاٹمنٹ تھی، حالانکہ الاٹمنٹ کی شرائط کا تعین بعد میں کرنا تھا ۔Ex.P-5 میں حکومت ہند کا کہنا ہے کہ "یہ اصولی طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا انخلا کے خدشات آپ کو الاٹ کیے جائیں" اور "الاٹمنٹ کی شرائط آپ کو الگ سے مطلع کی جائیں گی Ex.P-8 مورخہ 21 جون 1956 کو حوالہ دیا گیا تھا۔جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ " کوڑی کوڈ کے آدم حاجیک پیر محمد ایساک اور حاجی ابراہیم قاسم کوچین والا کی دو اداروں کو موجودہ منیجر شری ایل ایس لالوانی کو الاٹ کیا جائے گا اور بالآخر اسے فروخت کر دیا جائے گا"۔خط میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ "خدشات کی الاٹمنٹ کے شرائط وضوابط کے سوال کا فیصلہ ہونے تک شری لالوانی ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کی دفعہ (b)(2)10 کے مطابق ان خدشات کے لیے کسٹوڈین منیجر کے طور پر کام کرتے رہیں گے۔اپیل کنندہ کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ ان دو خطوط کے پیش نظر یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ اپیل کنندہ کے حق میں کاروبار کی حتمی الاٹمنٹ تھی۔تاہم، ہمیں نہیں لگتا کہ اس دلیل کا کوئی جواز ہے۔یہ واضح ہے کہ الاٹمنٹ کے شرائط وضوابط فریقین کے درمیان بالآخر طے نہیں ہوئے تھے اور فروخت کا کوئی معاہدہ طے نہیں ہوا تھا اور اس لیے اپیل کنندہ کو دونوں اداروں کے کاروبار کا کوئی قانونی حق نہیں تھا اور ہائی کورٹ کا یہ مؤقف درست تھا کہ اپیل کنندہ دو کاروباری اداروں کے قبضے کے حوالے سے مینڈمس کی نوعیت کی رٹ کی منظوری کا حقدار نہیں تھا۔

ہماری رائے میں، ان اپیلوں میں کوئی میرٹ نہیں ہے جو اس کے مطابق اخراجات کے ساتھ مسترد کی جاتی ہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document